© rasailojaraid.com

مولانا نور محمد غفاری ایم۔ اے
بہاولنگر

لیلۃ القدر

ایک انعام — ایک جستجو

رمضان شریف کی مبارک اور بابرکت راتوں میں ایک رات "لیلۃ القدر" کہلاتی ہے۔ اردو میں اسی کو شب قدر یعنی عزت اور شان والی رات کہا گیا ہے۔ یہ رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کیلئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اور اس امت کے لئے ہی خاص ہے۔ جیسے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ شب قدر حق تعالیٰ شانہٗ نے میری امت کو مرحمت فرمائی ہے، پہلی امتوں کو نہیں ملی۔ (درمنثور)

خداوند قدوس نے قرآن مجید میں اس رات کو ہزار مہینوں کی عبادت سے افضل فرمایا ہے۔ ہزار مہینے کے ۸۳ سال ۴ ماہ بنتے ہیں۔ اور پھر اس زیادتی کا بھی حال معلوم نہیں کہ ۱۰۰۰ مہینوں سے کتنے ماہ زیادہ افضل ہے۔ الغرض خداوند قدوس کا بہت ہی بڑا احسان ہے۔ بشرطیکہ ہم لوگ اس احسان کی قدر کریں ۔

اس کے الطاف ہیں عام شہیدی سب پر
تجھ سے کیا ضد تھی اگر تو کسی قابل ہوتا

انعام کا سبب عقل کا تقاضا یہ ہے کہ نعمت کا سبب تلاش کرنے کی بجائے اس نعمت کی قدر کی جائے اور اسے قبول کر لیا جائے۔ سبب معلوم کرنے والی شان تو اس شخص کی سی ہے کہ بادشاہ حکم دے کہ میرے خزانے میں سے جس کا جتنا جی چاہے لے جائے۔ دوسرے لوگ مال جمع کرنے اور لے جانے میں مصروف ہوں اور وہ یہ جاننے میں لگا رہے کہ بادشاہ نے ایسی بخشش کیوں کی ہے؟ حتیٰ کہ سارا خزانہ ختم ہو جائے۔ لیکن دنیا کی پرانی عادت ہے کہ جب تھوڑا سا کام کرنے پر بہت زیادہ مزدوری دی جائے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ادنیٰ درجے کے وفادار کو راز دار بنا لیا جائے اور معمولی سے اچھے کام کرنے والے پر تعریف کے ڈونگرے برسائے جائیں تو لوگ کہہ اٹھتے ہیں کہ ایسا کیوں ہے۔؟ کچھ یہی حال شب قدر کی عبادت پر نیکی کا ہے۔ کیونکہ وہ بھی عام راتوں کی طرح ایک رات ہے۔ مگر اس کا اتنا ثواب کیوں۔؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں مختلف روایات ہیں۔ چند ایک مندرجہ ذیل ہیں:۔

۱۔ علامہ سیوطیؒ نے لباب النقول میں ایک روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر فرمایا کہ ایک ہزار مہینے تک خدا کے راستے میں جہاد کرتا رہا۔ صحابہ اکرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اس پر رشک آیا تو اللہ تعالیٰ نے اسکی تلافی کے لئے اس رات کا نزول فرمایا۔

۲۔ بعض احادیث میں وارد ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی امتوں کی عمروں کو دیکھا کہ بہت بڑی ہیں اور آپ کی امت کی عمریں بہت کم ہیں۔ لہٰذا عمل میں آپ کی امت امم سالفہ کے لوگوں کی برابری نہیں کر سکتی۔ آپ کو یہ بات شاق گذری۔ اسکی تلافی کیلئے یہ رات مرحمت ہوئی۔

۳۔ ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے چار حضرات حضرت ایوبؑ، حضرت ذکریاؑ، حضرت یوشعؑ، حضرت حزقیلؑ کا ذکر فرمایا کہ یہ اسی اسی سال تک اللہ کی عبادت میں مشغول رہے اور آنکھ جھپکنے کے برابر بھی اللہ کی نافرمانی نہیں کی۔ اس پر صحابہ کرامؓ کو حیرت ہوئی تو حضرت جبرئیلؑ حاضر ہوئے اور سورہ القدر پڑھ کر سنائی۔

الغرض، اسی نوعیت کی چند دیگر روایات ہیں لیکن مضمون ان سب کا یہی ہے کہ یہ رات ہم لوگوں کے لئے ایک عظیم نعمت ہے جسکے نتیجے میں تھوڑی سی محنت پر ہمیں بہت زیادہ اجر ملتا ہے۔

رات کا تعین قرآن کی روشنی میں: قرآن مجید کے مطالعہ سے جو بات سامنے آتی ہے، وہ یہ ہے کہ لیلۃ القدر رمضان شریف میں ہے۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ قرآن کا نزول اسی رات میں ہوا اور اس کے متعلق قرآن حکیم میں ارشاد ہے: اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ۔ بیشک ہم نے اس (قرآن) کو مبارک رات میں اتارا۔

دوسرے مقام پہ فرمایا: اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ۔ بیشک ہم نے اس (قرآن) کو عزت والی رات میں اتارا۔ (القدر: ۱)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تیسرے مقام پر فرمایا : شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْآنُ ۔ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں ہم نے قرآن اتارا ۔ (البقرہ ۲)

انزال اور تنزیل کی بحث سے ہٹ کر یہاں یہ بات واضح ہوگئی کہ قرآن حکیم "مبارک رات" میں اترا وہ "مبارک رات" لیلۃ القدر ہے۔ اور تیسرے فرمان (یعنی شہر رمضان الخ) کے موجب لیلۃ القدر رمضان میں ہے: جبھی تو اس میں قرآن نازل ہوا۔ لیکن یہ نہیں فرمایا کہ رات کونسی ہے۔

حدیث شریف اور آثار صحابہؓ کی روشنی میں عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتی ہیں کہ لیلۃ القدر کو رمضان کے اخیر عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ (مشکوٰۃ عن بخاری)

حضرت مولانا ذکریا مدظلہ تحریر فرماتے ہیں: جمہور علماء کے نزدیک اخیر عشرہ اکیسویں رات سے شروع ہوتا ہے۔ عام ہے کہ مہینہ ۲۹ کا ہو یا ۳۰ کا، اس حساب سے حدیث بالا کے مطابق شب قدر کی تلاش ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹ راتوں میں کرنا چاہیے۔ اگر مہینہ ۲۹ کا ہو پھر بھی اخیر عشرہ یہی ہے۔ مگر علامہ ابن حزمؒ کی رائے ہے کہ عشرہ کے معنی دس کے ہیں۔ لہٰذا اگر چاند ۳۰ کا ہو تو تب تو یہ ہے۔ لیکن اگر ۲۹ کا ہو تو اس حساب اخیر عشرہ بیسویں شب سے شروع ہوتا ہے۔ اس صورت میں وتر راتیں یہ ہوں گی ۲۰، ۲۲، ۲۴، ۲۶، ۲۸۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ القدر ہی کی تلاش میں رمضان المبارک کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے اور بالاتفاق اکیسویں شب سے شروع ہوتا تھا۔ اس لئے بھی جمہور کا قول اکیسویں رات سے طاق راتوں میں قوی احتمال ہے، زیادہ راجح ہے۔ اگرچہ احتمال اور راتوں میں بھی ہے اور دونوں قولوں پر تلاش جب ممکن ہے کہ بیسویں شب سے لیکر عید کی رات تک ہر رات میں جاگتا رہے اور شب قدر کی فکر میں لگا رہے۔ دس گیارہ راتیں کوئی ایسی مشکل چیز نہیں جن کو جاگ کر گذار دینا اس شخص کے لئے کچھ مشکل ہو جو ثواب کی امید رکھتا ہو۔

عرفی اگر بگریہ میسر شدے وصال   صد سال می تواں بہ تمنا گریستن

(فضائل رمضان ص۴۱)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۲۔ حضرت ابوہریرہؓ کی ایک روایت میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں شب قدر کا ذکر آیا تو آپ نے فرمایا آج کونسی رات ہے؟ عرض کیا گیا ۲۲ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "آج ہی کی رات میں تلاش کرو۔"

۳۔ حضرت ابوذر غفاریؓ کہتے ہیں کہ میں نے پیارے سردار صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ شب قدر نبی کے زمانے کے ساتھ خاص رہتی ہے، یا بعد میں بھی ہوتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قیامت تک رہے گی۔" میں نے عرض کیا کہ رمضان کے کس حصے میں ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا عشرہ اوّل اور آخر میں تلاش کرو۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور باتوں میں لگ گئے۔ میں نے موقع پاکر پوچھا یہ تو فرمائیے کہ عشرہ کے کس حصے میں ہوتی ہے۔ آپ مجھ پر اتنے خفا ہوئے کہ اتنے کبھی پہلے نہیں ہوئے تھے، نہ بعد میں۔ اور فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ کا مقصود ہوتا تو بتلا نہ دیتے۔ آخر کی سات راتوں میں تلاش کرو اور کچھ نہ پوچھو۔

۴۔ ایک صحابیؓ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعین طور پر ۲۳ کی شب ارشاد فرمائی۔

۵۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں سو رہا تھا مجھے کسی نے خواب میں کہا اٹھ آج شب قدر ہے۔ میں جلدی سے اٹھ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا دیکھا تو وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ یہ ۲۳ کی شب کا قصہ ہے۔

۶۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں جو شخص سارا سال جاگے وہ اس رات کو پا سکتا ہے۔ گویا کہ وہ سال بھر میں اس رات کے دائر رہنے کے قائل ہیں۔

۷۔ حضرت ابی بن کعبؓ قسم کھا کر بتلایا کرتے تھے کہ یہ ستائیس ۲۷ کی شب میں ہوتی ہے۔

اقوال ائمہ کرام، اولیاء عظام اور علماء امت ۱۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے کہ یہ رات تمام سال میں دائر رہتی ہے۔

۲۔ حضرات صاحبین فرماتے ہیں کہ رمضان کی کسی ایک رات میں ہے، لیکن رات متعین نہیں۔

۳۔ حضرت امام مالکؒ اور حضرت امام احمد بن حنبلؒ کا فرمان ہے۔ کہ رمضان شریف کے اخیر عشرہ کی طاق راتوں میں دائر رہتی ہے۔

۴۔ شافعیہ ۲۱ کی شب بتاتے ہیں۔

۵۔ جمہور کے نزدیک ۲۷ ویں رات میں زیادہ امید ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہؒ کی تحقیق آپ فرماتے ہیں شب قدر سال میں دو مرتبہ ہوتی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے۔ ایک وہ رات جس میں احکام و فرامین خداوندی نازل ہوئے ہیں اور اسی رات میں قرآن مجید لوح محفوظ سے آسمان زمین پر اترا۔ یہ رات رمضان کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ تمام سال میں گردش کرتی رہتی ہے۔ لیکن جس سال قرآن پاک نازل ہوا۔ اس سال یہ رات رمضان المبارک میں تھی۔ اور اکثر و بیشتر رمضان شریف کے مہینے میں ہی ہوتی ہے۔ دوسری شب قدر وہ ہے جس میں روحانیت کا ایک خاص انتشار ہوتا ہے۔ ملائکہ بکثرت زمین پر اترتے ہیں۔ اور شیاطین دور رہتے ہیں، دعائیں اور عبادتیں قبول ہوتی ہیں۔ یہ ہر رمضان میں ہوتی ہے اور اخیر عشرہ کی وتر راتوں میں ہوتی ہے اور بدلتی رہتی ہے۔

۷۔ شیخ العارفین محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں۔ "میرے نزدیک ان لوگوں کا قول زیادہ صحیح ہے جو کہتے ہیں کہ تمام سال میں دائر رہتی ہے۔ کیونکہ میں نے اسے دوبار شعبان میں دیکھا ایک مرتبہ ۱۵ کو اور ایک مرتبہ ۱۹ کو اور دو مرتبہ رمضان کے درمیانی عشرہ میں ۱۳ کو اور ۱۸ کو اور رمضان کے اخیر عشرہ کی ہر طاق رات میں دیکھا ہے۔" (بحوالہ فضائل رمضان ص۴۶ از حضرت مولانا محمد ذکریا مدظلہ)

بہر حال شب قدر ایک ہو یا دو ہر شخص کو اسکی طلب میں جویاں و کوشاں رہنا چاہیئے بہتر ہے کہ سارا سال اس کی تلاش میں سعی کی جائے۔ نہ ہو سکے تو رمضان بھر جستجو کرے۔ آخر یہ بھی مشکل ہو تو عشرہ اخیرہ کو غنیمت جانے اور اگر نفوس اتنے ہی کمزور پڑ گئے اور دنیا کی محبت نے اتنا زیادہ غلبہ کر لیا ہو کہ اس سے چھوٹ کر ان راتوں میں مشغول نہ ہو سکے تو ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹ کو تو ہرگز ہاتھ سے نہ جانے دے۔ اور اگر خدانخواستہ یہ بھی نہ ہو سکے تو پھر ۲۷ کی رات کو تو بہرحال غنیمت بارِدہ سمجھنا ہی چاہیئے کہ اگر تائید ایزدی شامل ہو اور اگر کسی خوش نصیب کو یہ دولت گرانمایہ میسر آجائے تو پھر دنیا بھر کی نعمتیں اور مسرتیں اس کے مقابلے میں، ہیچ ہیں۔ اور اگر گوہر مراد ہاتھ نہ بھی لگے تو پھر بھی اجر سے تو خالی نہیں۔

دیرینہ، پیچیدہ، روحانی، جسمانی امراض کے خاص معالج
جمال شفاء خانہ رجسٹرڈ
نوشہرہ صدر
دہلی روڈ لاہور کینٹ

© rasailojaraid.com